سلسلہ تالیفات دار الترجمہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس نمبر ۱۲

المغالطات

(جسمین)

علمائے قدیم وجدید دونوں کی تقسیم مغالطات کو بیان کرکے اجزائے منطق پر بناء تقسیم رکھکے متکلمین ومناظرین کے فائدہ کیلئے ایک جامع کلام کیا ہے

(مؤلفہ)

جناب مولوی مرزا محمد ہادی صاحب بی اے پروفیسر ریڈ کرسچن کالج

(آنریری سکرٹری دار الترجمہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس)

مطبوعہ معیار پریس رستم نگر لکھنؤ

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد

مغالطات کی بحث علم منطق مین ایک قدیم بحث ہی اور مناظرہ کے شائقین کے لیے جسقدر ضروری ہے وہ محتاج بیان نہین۔

واضع منطق حکیم ارسطاطالیس نے خود بھی اپنی کتاب ارغنون کے دوسری جلد مین اس بحث کو لکھا ہی اور انواع مختلفہ پر اسکی تقسیم کی ہی اور مترجمین مابعد نے بھی نہایت وضاحت سے اس بحث کو طے کیا ہے اور وہی پرانی تقسیم مدتون جاری رہی ہے لیکن ازبسکہ متاخرین کی عنایت اسطرف زیادہ ہوئی اور انھون نے ایک بنا تقسیم اس سے وسیع تر اختیار کی جو بڑے بڑے فوائد پر مشتمل ہے لہذا مین نے اپنے تمام برادران دینی کے لیے عموماً اور شائقین مناظرہ کے لیے خصوصاً ضروری جانا کہ اس تقسیم کو کتب متاخرین سے اخذ و ترجمہ کرکے پیش کروں اور خدا سے دعا کرون کہ وہ میری قوم کو اس سے متمتع کرے اور مجھے اس امر کی توفیق عطا فرماتا رہے کہ مین اُنکے لیے ہر مفید علم و فن مین عموماً اور تجدیدات متاخرین مین خصوصاً ایک ایک جامع رسالہ یا کتاب لکھکر اپنے امکان بھر اردو کو علمی زبان بنانے اور آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے صیغہ دارالترجمہ کے حق خدمت سے ادا ہونے کی کوشش کرتا رہون۔

واللہ ولی التوفیق و ہو حسبی و نعم الوکیل

ہادی

آنریری سکرٹری دارالترجمہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس

ولہ الحمد علیٰ نعمائہ الجسیم وصلّی اللہ علیٰ محمدٍ وآلہ الہداۃ الیٰ صراطِ مستقیم

امّا بعد

مغالطہ عموماً ہر قول خلاف واقع کو کہتے ہین جس سے کسیکو غلطی مین ڈالنا مقصود ہو لیکن اصطلاح منطق مین وہ قول فاسد جسپر باوصف خلاف ہونے کسی اصل یا قاعدۂ منطقیہ کے شبہہ صحت کا ہو۔

قدیم تعریف مغالطہ کی یہ ہے کہ ہر قیاس فاسد جس سے صورۃ یا مادہ یا دونون کی جہت سے وہ نتیجہ نہ نکلتا ہو جو کہ مطلوب ہے اور گمان یہ ہو کہ وہی نتیجہ نکلتا ہے لیکن تقاسیم مغالطات سے معلوم ہوگا کہ یہ تعریف جامع نہین ہے کیونکہ استدلال بلا واسطہ قیاس نہین ہے۔ یا وہ مغالطات جو استقرا اور تمثیل مین ہون۔

غلطی کی دو صورتین ہین ایک یہ کہ قائل بالقصد دوسرے کو دہوکا دے اسکو سفسطہ کہتے ہین۔ دوسرے یہ کہ خود دہوکے مین ہو اسکو فزالوجسمس یعنے اشتباہ کہتے ہین

لیکن منطقی کو محض قول سے سروکار ہے قائل کے قصد و ارادہ سے کوئی بحث نہین ہے اور قول فاسد کے فساد کو ظاہر کر دینا ہی اُمکی غرض ہے۔ جس شخص نے قواعد منطقیہ کو سمجھکر سیکھا ہے اور اُسکی مزاولت کی ہے اُس سے غلطی کم ہوتی ہے لیکن جو مقامات دھوکے کے ہین اُنکو بیان کر دینے سے بہت فائدہ ہوگا اس لیے کہ وہ مقامات جو غلطی کے ہین جب پیش ہونگے ذہن اُس طرف منتقل ہو جائے گا اور اس صورت مین غلطی کا احتمال بالکل کم ہو جائیگا۔

ارسطا طالیس کی تقسیم

ارسطا طالیس نے ابتداءً غلطی کی دو قسمین کی ہین۔ (۱) لفظ و عبارت مین (۲) معنے مین۔

پھر لفظی غلطی کی چھ قسمین کی ہین (۱) ایک لفظ مین غلطی کرنا (۲) چند لفظون مین غلطی کرنا جو حکم واحد مین ہون۔ یا مرکب مفید مین یا جو حکم مین مفید کے ہو (۳) کلی مجموعی کو بجائے افرادی کے لینا (۴) اسکا عکس (۵) تاکید مین ابہام کا واقع ہونا (۶) مجاز و حقیقت مین اختلاط ہونا۔

پھر مغالطات معنویہ و غیر لفظیہ کی سات صورتین کی ہین (۱) برابر کرنا لاحق و ملحوق کا مثل اسکے کہ جنس کو نوع کے ساتھ یا نوع کو شخص کے ساتھ برابر کر دین (۲) تخلیط مختص کی ساتھ غیر مختص کے اور اس کا عکس (۳) تجاہل مطلوب (مبحوث عنہ سے) (۴) قضایائے شرطیہ کے عکس کرنےمین (۵) مصادرہ علی المطلوب یعنے عین دعوی یا جو حکم دعوی مین ہو اُسیکو اُسکی دلیل بنا لینا (۶) وضع علتہ مالیس بعلتہ یعنے جو چیز علت نہ ہو اُسکو علت بنانا (۷) دعاوی متعددہ کو ایک کر دینا مثل اثبات دعاوی ضمنیہ کے۔

ویطلی کی تقسیم جو تھوڑے تفاوت سے قدیم

عربی کتابون مین بھی موجود ہے

اول مغالطات منطقیہ یعنے جس صورت مین کہ مقدمات سے نتیجہ نہ نکلتا ہو اُسکی دو قسمین کی ہین ایک خالص منطقی مغالطے یعنے اغلاط صوری محض بالحاظ معنے دوسری نیم منطقی مغالطے یعنے وہ صورتین جنمین حد اوسط مبہم ہو اس قسم کو ارسطاطالیس نے سفسطات کہا ہے اسمین عدم تعمیم حد اوسط داخل نہین مگر تین قسم کے سفسطے تیسری قسم مین داخل ہین۔

دوم مغالطات مادیہ جنکو مغالطات غیر منطقیہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ قواعد منطق کو انمین دخل نہین ہے۔ ان صورتونمین اگر مقدمات کو تسلیم کر لین تو قیاس مین کوئی غلطی نہین ہوتی یعنے حسب صورت اسی مین تجاہل مطلوب۔ مصادرہ علی المطلوب وضع علتہ مالیس بعلتہ بھی شامل ہے۔

مِل کی تقسیم

(۱) مغالطات نظر صرف یعنے مقدمات کو بلا ثبوت تسلیم کر لینا یعنے نظری کو بدیہی سمجھ لینا۔

(۲) مغالطات مشاہدہ واقعات کو غلط یعنے واقع کے خلاف اعتقاد کرنا یا بلا سمجھے ہوے سمجھنا کہ واقع کے مطابق ہے۔

(۳) تعمیم مین غلطی کرنا یعنے جہان عموم حقیقت مین نہین ہے وہان حکم عموم کا کرنا

(۴) استدلال مین غلطی کرنا یعنے قواعد منطقیہ کے خلاف (۵) تخلیط وابھام وغیرہ اس مین وہیٹلی نے مغالطات مادیہ شامل کیے ہین۔

وہ تقسیم جو اس مختصر مین اختیار کیگئی ہے

یہ تقسیم بنا بر تقسیم اجزا منطق کے ہے یعنے جس اصل یا قانون منطقی کی خلاف ورزی سے سقم یا فساد واقع ہو اُسکے نام سے مغالطہ کا نشان دیا گیا ہے اور صورت تقسیم کی یہ ہے۔

اوّل وہ مغالطات جو تصور سے تعلق رکھتے ہین اور اُسکی دو قسمین ہین۔

(۱) تحدید کا سقم یا اُسکے سمجھنے کی غلطی جسکی پانچ صورتین ہین۔

(الف) اوصاف غیر ملائم یا متناقض کو حد مین شامل کرنا۔

(ب) لفظ مفرد مین ابہام بوجہ ترادف واشتراک کے۔

(ج) خلط کرنا حقیقت اور مجاز کو۔

(د) خلط مخصص کا ساتھ غیر مخصص کے اور اسکا عکس۔

(ہ) ترکیب وتفصیل کا مغالطہ۔

(۲) فساد تقسیم جسکی تین صورتین ہین۔

(الف) بنائے تقسیم کو بدل دینا۔

(ب) تقسیم کا جامع نہونا۔

(ج) تقسیم کا غیر مرتب ہونا یعنے کسی مرتبہ کو چھوڑ دینا۔

دوئم وہ مغالطات جو تصدیق سے تعلق رکھتے ہین۔ اسکی چار قسمین ہین۔

(۱) تصدیق مین تناقض ہو۔

(۲) قضیہ حملیہ کے بیان مین سقم ہو اور یہ دو طرح ہوتا ہے۔

(الف) جملہ کی ترکیب مین ابہام واقع ہو۔

(ب) طرز اداسئے مطلوب مین یا لہجہ مین دہوکا ہو۔

(۳) عبارت مین قضیہ شرطیہ متصلہ کے سقم ہو۔

(۴) عبارت مین قضیہ شرطیہ منفصلہ کے سقم ہو۔

سوم۔ وہ مغالطات جو کہ استدلال سے متعلق ہین اور اُسکی پانچ قسمین ہین۔

(۱) تقابل کی غلطیان۔

(۲) خلط دعاوی متعددہ۔

(۳) عکس فاسد اور اُسکی تین قسمین ہین۔

(الف) موجبہ کلیہ کے عکس مین غلطی کرنا یا سالبہ جزئیہ کا عکس کرنا۔

(ب) تسویہ لاحق و ملحوق۔

(ج) ربط مین غلطی کرنا۔

(۴) عدول و عکس کی ترکیب مین غلطی کرنا۔

(۵) قلب کی غلطی۔

چہارم وہ مغالطات جو قیاس سے متعلق ہین اور اُسکی دو قسمین ہین۔

(۱) مجرد یعنے صوری اور اُسکی تین صورتین ہین۔

(الف) عدم عموم حد اوسط۔

(ب) عدم عموم حد اکبر۔

(ج) عدم عموم حد اصغر۔

(۲) مادی بجائے تین حدون کے چار حدین لینا یعنے ایسا قضیہ استعمال کرنا جسمین مغالطات تصوریہ کی قسم اول ا ب ج د ھ یا قسم دوم کی (ب) مین غلط واقع ہو۔

پنجم۔ وہ مغالطات جو استقرا و تمثیل سے تعلق رکھتے ہین اوسکی تین قسمین ہین۔

(۱) تمثیل فاسد۔

(۲) مشاہدۂ ناقصہ۔ اسکی دو صورتین ہین۔

(الف) مشاہدہ مین کچھ ترک ہو گیا ہو۔

(ب) مشاہدہ مین غلط واقع ہو گیا ہو۔

(۳) فساد تعمیم۔

ششم وہ مغالطات جو کہ نظم و تالیف سے متعلق ہین اور اُسکی چار قسمین ہین۔

(۱) قضایاے نظریہ کو بجاے اولیات کے لانا۔

(۲) مصادرہ علی المطلوب۔

(۳) تجاہل مطلوب۔

(۴) وضع علتہ مالیس بعلتہ۔

اقسام مذکورہ کی توضیح

مغالطات تصوریہ

تحدید کا سُقم اور اُسکے سمجھنے کی غلطی مغالطات تصوریہ اکثر مغالطات استدلال ہین اور اسمین جو نزاعین واقع ہوتی ہین وہ الفاظ مناظرین کے معانی کی غلط فہمی سے واقع ہوتی ہین۔ اور اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ناظر یا مناظر تحدید کو نہ خود ہی پہلے سے سمجھے ہوے ہوتے ہین نہ خصم کو سمجھا دیتے ہین چاہیے کہ وقت مناظرہ قواعد اور شروط تحدید کو ذہن نشین رکھین۔ (۱) یہ کہ تحدید ذاتیات سے ہو یعنے جنس و فصل سے جسمین

نہ بہہ بڑہا ہین نہ گھٹا ہین مثلاً انسان کی تحدید مین یہ نہ کہین کہ ناطق کو انسان کہتے ہین یا حیوان کو یا مثلاً حیوان ناطق ضاحک کو (۲) یہ کہ حد بہ نسبت محدود کے زیادہ صاف اور قریب الفہم ہو اطقس فوق اطقسات نہ ہو الفاظ غیر مانوس و وحشی نہ ہون قسم مجاز اور اشتراک سے نہ ہون (۳) یہ کہ تحدید مین الفاظ مترادفہ نہ ہون (۴) یہ کہ تا امکان انتزاعیات سے نہ ہون اور اگر تحدید مشکل ہو یا ممکن نہو تو مجبوراً انتزاعیات سے بعض وصف لے لین یا الفاظ مترادفہ سے یا بعض نشانون سے معنے کا تعین کر لین اور جو مفہوم ایک مرتبہ قرار دے لیا ہے اُس سے تجاوز نہ کرین اور جب اپنی طرف سے یا غیر کی طرف سے معنون مین تغیر ہو تو فوراً متنبہ ہون اور خصم کو یا ناظرین و سامعین کو آگاہ کر دین۔

دہوکا دیکے ایک ہی لفظ کو مختلف معنون مین استعمال کرنے سے جو خبط اور خلط واقع ہوتا ہے اُس سے تحقیق معاملات مین سخت دقت واقع ہوتی ہے۔

تعریفات مین لحاظ اہل فن کی قرارداد کا بہت ضروری ہے جو لفظ جس علم و فن مین جس معنی مین مستعمل ہوا ہے اُسی معنی مین اُسکا استعمال کرین۔ اور اگر کسی جدید معنی کے لیے کوئی لفظ مقرر کرین تو اُسکو صاف صاف بیان کر دین اور یاد رکہین کہ دہوکا دینا بُرا ہے اور علمی تحقیق مین دھوکا دینا اور بھی بُرا ہے صاحبان تحقیق ہرگز ایسا نہین کرتے۔

الف اوصاف غیر ملائم یا متناقض کو تعریف مین داخل کرنیکی مثال مثلاً ذرہ کی تعریف مین کہین جسم صغیر منقسم۔ اسلیے کہ جسم کیسا ہی صغیر ہو غیر منقسم نہین ہو سکتا۔ یا مثلاً کہین کہ یہ کام بلا قصد ہوا۔ کوئی فعل بلا قصد نہین ہو سکتا یہ کہہ سکتے ہین کہ یہ حادثہ لاعن قصد واقع ہوا۔ عام محاورہ مین کسی بات کا داخل ہونا اور ہے اور فلسفی مفاہیم اور ہین اس صورت مین چاہیے کہ لفظ اپنے حقیقی معنون مین

کمال صحت کے ساتھ مستعمل ہو۔

ب الفاظ کو دو معنوں مین استعمال کرنا جہان کہ ایک ہی معنی مین چاہیے تھا مثلاً کہین کہ علم قوت ہے اور تصور علم ہے پس تصور قوت ہے اس قیاس مین لفظ علم کو دو معنوں مین استعمال کیا ہے۔ قضیہ اولی مین علم مراد ہے کثرت تجربات سے اور دوسرے قضیہ مین علم کی تقسیم نفسی سے یعنے احساس ادراک تصور۔ اس قسم کے مغالطے اکثر طولانی تقریرون مین ہوا کرتے ہین ایک ہی لفظ کو مختلف معنوں مین کہ جاتے ہین اور اُسپر استدلال قائم کرتے ہین اور یہ استدلال بھی غلط ہوتا ہے اور علاج اُسکا یہ ہے کہ تقریر کا خلاصہ کرین اور تمام قیاسات کو سلسلہ بہ سلسلہ لکھین اور ہر لفظ کے معنی کی وسعت کو سمجھین دوسرے الفاظ مختلف طبقون اور وقتون اور مقامون مین نئے نئے معنی پیدا کرتے ہین اور اختلاف اغراض سے بھی معنے بدلتے رہتے ہین مثل الفاظ۔ فطرت۔ حُریت۔ دولت۔ قانون۔ اصل وغیرہ کے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ متکلم کسی لفظ کو کسی خاص معنی مین بولتا ہے اور سامعین کو اُسکی اطلاع نہین دیتا اور یہ اسکو اور معنی مین سمجھتے ہین اور اس طرح خلط مبحث ہو جاتا ہے۔ کیا خوب کہا ہے کہ اگر متخاصمین ایک دوسرے کے مفہوم کو سمجھ لیا کرین تو بہت سی نزاعین برطرف ہو جائین۔

ج بسبب خلط حقیقت اور مجاز کے خطا واقع ہوتی ہے جیسے کہین ضعیفی مین حکومت کا بوجھ نہ اٹھا سکا۔ یا کہین کہ موہوم اور مخیل کی کوئی حقیقت نہین ہے یعنے لاشیے محض ہے اور مراد صرف اسقدر ہے کہ مثل حقیقت اجسام کے حقیقت نہین ہے اور ایسے مین ہے کہ موجود ذہنی کو ساتھ خارجی کے یا اسکے برعکس خلط کرین۔

مطلق کو بجاے مقید کے یا اسکے برعکس تا مثلاً جو اس بازار مین مل سکے اُسی کو کہاؤ - بازار مین آٹا - دال - چانول - گوشت - ترکاری - خمیری روٹیان بسکٹ - نہاری - ملتی ہے کہانے سے پکاکے کہانا اور بے پکاے ہوے کہانا دونون مراد ہین یا مثلاً شریعت سہل و بجہ ہے گرمیون مین روزے رکہنا سہل نہین ہین حالانکہ سہل اور آسان سے مقدر اضافی مراد ہے یعنے امور تعبدیہ بہ نسبت دوسرے مذہبونکی عبادت کے یہ مراد نہین ہے کہ جسمین کچھ بھی حرکت کرنا یا محنت کرنا نہ پڑے - اگر شب و روز مین صرف ایک رکعت بھی مفروض ہوتی تو بہ نسبت بالکل تکلف نہونے کے البتہ دشوار تھی پس اگر مطلق سہل مراد ہے تو ارتفاع تکالیف لازم آتاہے اور یہ قبیح ہے - یا مثلاً خدا فاعل قبیح نہین ہے اور خلق شیطان قبیح ہے - قبیح اور حسن وہ ہے جو کہ فی الحقیقت قبح رکہتا ہے اور فی الحقیقت حسن رکہتا ہے اور اسکا علم سب بندونکو نہین ہے اسلیے کہ حقائق اشیاء ہم سے پوشیدہ ہین پس اعتبار حسن و قبح کا ہماری عقلون پر نہین ہے مگر ہمارا اعتقاد اجمالی ہے اور خدا کی تنزیہ لازم پس ہم کہتے ہین کہ جو شیے درحقیقت قبیح ہے اُسکو خدا نے نہین پیدا کیا نہ یہ کہ جو ہمارے نزدیک قبیح ہے -

یا مثلاً کہتے ہین کہ جو کام ایک شخص کر سکتا ہے وہ دوسرا بھی کر سکتا ہے یہ قول مقید ہے ساتھ صلاحیت اور استعداد کے یعنے جسکے کرنے کی استعداد عموماً ہر انسان مین موجود ہے باستثنار اُن خصوصیات شخصیہ اور اتفاقات سے جو کسی مقام یا وقت کے ساتھ مخصوص ہون معنے اس جملہ کے صرف اسقدر ہین کہ بہ فرض استعداد نوعیہ و ارتفاع موانع جو کام ایک کر سکتا ہے دوسرا بھی کر سکتا ہے یا مثلاً انسان کی فطرت مین گناہ داخل ہے اور اسکے یہ معنے لیتے ہین کہ خدا نے آدمی کو گناہ کرنے پر مجبور پیدا کیا ہے حالانکہ اگر کوئی شخص کسی کام کے کرنے کیلیے

پیدا کیا گیا ہے تو وہ اُسکے کرنے پر مجبور ہے پس وہ کلام بلا قصد و اختیار ہوگا اور اُسکے لیے اُس سے کوئی مواخذہ نہین ہو سکتا۔ یا مثلاً کہتے ہین کہ قید مذہب آزادی کی منافی ہے اور آزادی انسان کا فطری حق ہے پس مذہب انسان سے فطری حق کو چھینتا ہے۔ آزادی انسان کا فطری حق ہے لیکن ہر شخص کو یہی حق حاصل ہے اس صورت مین درمیان حقوق کے مزاحمت ضرور واقع ہوگی اس مزاحمت کی روک کسی طرح ضروری ہے ورنہ تصادم قوی سے فساد عظیم برپا ہوگا۔ پس حُرّیت وہ ہے جو کہ دوسرون کے حقوق کی نگاہداشت کے ساتھ حاصل ہوئی ہے اور مذہب اسکو مانع نہین ہے اور وہ حربت جو ہلاک شخص اور نوعی کی موجب ہے اُسکی روک دو طرح سے کیگئی ہے ایک بذریعہ قانون کے جو کہ حکومت کیجانب سے ہو دوسرے بذریعہ مذہب کے۔

قانون کا خطاب صرف عقل سے ہے اور مذہب کا خطاب وجدان اور عقل سے ہے۔ قانون کا مدار بشرط کمال قانون عدالت پر ہے اور مذہب کا نظام محبت پر قائم ہے اور محبت مین عمومیت اور وسعت زیادہ ہے بہ نسبت عدالت کے۔

۵ مغالطہ تفصیل و ترکیب یعنے کلی مجموعی کو بجائے افرادی اور افرادی کو بجائے مجموعی کے لانا۔ مثلاً تین اور چار فرد اور زوج ہے تین اور چار سات ہے پس سات فرد اور زوج ہے یا تین اور پانچ بھی وہی اور چار اور چار بھی وہی لیکن نہ تو تین ہی چار ہے نہ پانچ ہی چار ہے لہذا تین اور پانچ بھی چار چار نہین ہے۔ اور بعبارت دیگر تین۳ فرد ہے چار زوج ہے تین۳ اور چار سات ہے لہذا سات فرد بھی ہے زوج بھی۔ اسکے دو معنے ہوے ایک یہ کہ سات مجموعہ ایک فرد اور ایک زوج کا ہے یہ صحیح ہے لیکن یہ کہ سات فرد بھی ہو اور زوج بھی یعنے ایک ہی عدد فرد بھی ہے زوج بھی یہ غلط ہے۔

ظاہر ہے کہ ان صورتون مین مغالطہ ایسا کہلا ہوا ہے کہ کوئی دہوکا نہین کہا سکتا لیکن بعض صورتون مین یہی مغالطہ ایسا پوشیدہ ہوتا ہے کہ بڑے بڑے دہوکا کہا جاتے ہین مثلاً مسرت کلیہ یعنے تمام آدمیون کا خوش وخرم ہونا مطلوب خلائق ہے کیونکہ ہر شخص اپنی خوشی اور خرمی کا خواستگار ہے لیکن جمیع افراد کی خوشی مل کے سب کی خوشی ہوتی ہے پس مجموع خلائق کی خوشی کہ وہ مسرت عامہ ہے مطلوب مجموع کا ہے۔ دیکھو کہ اس مختصر تقریر مین کسقدر مغالطے ہین۔ ایک تو یہ ہے کہ مطلوب مجموع افراد کا فرداً فرداً ایک بات ہے اور مسرت عامہ کا مطلوب دوسری بات ہے پھر یہ مغالطہ ہے کہ کبھی مطلوب ایک فرد کا منافی دوسرے شخص کے مطلوب کا ہوتا ہے پس اگر مجموع افراد کو زوج فرض کرکے تنصیف کرین اور نصف افراد کی خوشیون کو منافی دوسری نصف کی خوشیونکا سمجھین تو ایسی معادلت پیدا ہو جس کا حاصل صفر ہوتا ہے پھر یہ بھی ممکن ہے کہ ایک کا مطلوب بعینہ دوسرے کا مطلوب ہو اور اس صورت مین کشمکش واقع ہو اور کسیکو بھی مطلوب نہ حاصل ہوسکے۔

(۲) فساد تقسیم تقسیم یا جسمانی ہے یا غیر جسمانی۔ تقسیم جسمانی تقسیم طبیعی ہے اور غیر جسمانی یا ما بعد الطبیعی ہے یا منطقی۔

(۱) تقسیم طبیعی پس وہ جدا جدا کرنا اجزائے جسم واحد کا ہے اجسام مختلفۃ الطبائع یا غیر مختلفۃ الطبائع مین پہلے کو میکانی کہتے ہین اور دوسرے کو کیمیائی۔ تقسیم میکانی کسر و قطع کے ساتھ ہوتی ہے اور کیمیائی حل وعقد سے۔ اور یہ سب یا وہماً وفرضاً ہوتی ہے جسکو ذہنی کہتے ہین یا خارجی یعنے محض تجویز ذہنی ہو یا خارج مین اجزا جدا جدا کردیے جائین مثل تقسیم بدن حیوان کے سر و پا و شکم وغیرہ مین یا گوشت پوست غضروف۔ رباط۔ یا اخلاط مثل خون بلغم صفرا سودا مین۔ یا تقسیم درخت کی برگ و

گل وبار وشاخ وتنہ وبیخ وغیرہ مین یا تقسیم سکنجبین کے سرکہ وانگبین مین۔

(۲) تقسیم مابعد الطبیعی مانند انتزاعات صفت وموصوف کے مثل انتزاع سفیدی وسیاہی کے جسم سے یا تقسیم موجود کی ماہیت وذات وصفات مین اور تقسیم ذہنی ہے خارج مین ممکن نہین ہے اگرچہ ذہن اجزا کی حقیقت کو خارج مین تجویز کرے لیکن جدا کرنا اُسکا خارج مین ممکن نہین ہے۔

(۳) تقسیم منطقی اور وہ تقسیم جنس عالی سے سافل مین یا انواع مین باعتبار فصول کے یا اصناف مین یا سب کے بعد اشخاص مین۔ تقسیم منطقی کی ایک قسم وہ ہے جسکو ڈیکاطومی کہتے ہین جو باعتبار کسی صفت کے عدم و وجود سے ہوتی ہے مثلاً نطق وعدم نطق جیسے کہین کہ جسم نامی ہے یا غیر نامی نامی یا آلی ہے یا غیر آلی۔ غیر آلی یا حیوان ہے یا غیر حیوان حیوان یا ناطق ہے یا غیر ناطق عدم نطق جسکے ساتھ ساتھ ہو اُسکی تقسیم سکونت بحر یا عدم سکونت بحر سے ہے وقس علی ہذا تقسیم طبعی مین فصول طبعی کا لحاظ کیا جاتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور اسکی شرطین یہ ہین۔

(۱) یہ کہ بنائے تقسیم واحد ہو متعدد نہو۔

(۲) مقسم شخص نہو بلکہ جنس یا نوع ہو۔

(۳) ہر قسم دوسری قسم سے متمائز ہو یعنے متداخل نہو۔

(۴) یہ کہ مقسم ہر ایک قسم پر بلا شرط وقید محمول ہو سکے مثلاً تقسیم حیوان کی انسان اور فرس وغیرہ مین کہ ہر ایک پر حمل حیوان کا علی السویہ ہے۔

تقسیم جبکہ نفی واثبات سے ہوتی ہے مثل تقسیم حیوان کے ناطق وغیر ناطق مین اور تقسیم غیر ناطق کی صاہل وغیر صاہل وغیرہ مین تو اس صورت مین تقسیم مع جمیع شرائط کے پوری اترتی ہے لیکن علوم تجربیہ مین یہ تقسیم بکار آمد نہین عقلیات

یہن بہت عمدہ ہے۔

مغالطات تصدیقیہ قسم

تناقض تصدیق یہ مغالطہ بہ سبب منافات موضوع و محمول کے واقع ہوتا ہے مثل اس قضیہ کے جو فقہا مین مشہور ہے ما من عام الا وقد خص اگر باعتبار اکثریت کے ہو بالکل درست ہے لیکن اگر حصر مطلوب ہو تو درست نہین ہے اسلیے کہ اس قضیہ کے ساتھ دعوے عدم تخصیص کا منافی مفہوم قضیہ سے ہوتا ہے۔ یا کسی بلد کا رہنے والا کہے کہ اس شہر کے رہنے والے سب جھوٹے ہین اور استثنا اپنی ذات کا نکرے کلیت کے اعتبار سے یہ شخص بھی جھوٹا ٹھہرتا ہے اور یہ قول بھی اسکا جھوٹا ہے پس وہ کلیہ باطل ہو گیا کیونکہ اگر یہ سچ کہتا ہے تو بھی یہ کلیہ غلط ٹھہرتا ہے اور اگر جھوٹا ہے تو بھی یہ کلیہ غلط ٹھہرتا ہے یا مثلاً کہین کہ قوت غیر متناہی محرکہ طاری ہوئی ایک جسم پر جو کہ بالذات غیر متحرک ہے اور کسی طرح صالح حرکت نہین ہے پس وہ جسم حرکت کریگا یا حرکت نہ کریگا۔ صورت اول مین صلاحیت عدم حرکت جسم کی جسپر طاری ان قوت کا ہوا ہے غلط ٹھہرتی ہے صورت دوم مین قوت لامتناہی محرک کی باطل ٹھہرتی ہے بہر صورت محال لازم آتا ہے۔

قضیۂ حملیہ کے بیان کا سقم (الف) ترکیب جملہ مین ابہام۔ کسی شخص نے سوال کیا کہ ابوبکر افضل ہین یا علیؓ ایک عالم نے کہا من بنتہ فی بیتہ وہ جنکی لڑکی اسکے گھر مین ہے پس دونون احتمال ہین۔ یا کسی نجومی سے پوچھا فلان شخص کے لڑکی ہوگی یا لڑکا جواب دیا بیٹی نہ بیٹا اسمین تین احتمال ہین بیٹی کا ہونا بیٹے کا نہونا بیٹی کا نہونا بیٹے کا ہونا و دونو کا نہونا۔ اکثر غیب کی خبر دینے کے

مدعی نجومی رمال جوتشی ایسے ہی جملہ کہا کرتے ہین جسمین کئی احتمال ہون۔
مناظر بھی دھوکا دیا کرتے ہین مثلاً خصم جب اپنی تقریر ختم کرے طرف مقابل
سے کہے آپ نے اپنے دعوی پر کوئی دلیل نہین پیش کی اور مقصود یہ ہو کہ ایسی دلیل
نہین پیش کی جسکو یہ اثبات مدعا کے لیے کافی سمجھ کے تسلیم کرلے یہ محض مغالطہ ہے
طرف مقابل کو چاہیے کہ دلیل کے کسی مقدمہ کو منع کرے اور سند دے سکتا
ہو تو دے۔

ب طرز ادائے مطلوب یا لہجہ مین دھوکا۔ مثلاً تو اپنے ہمسایہ کے خلاف
جھوٹی گواہی ندے۔ اسکے چند معنے تغیر لہجہ سے پیدا ہوتے ہین ایک یہ کہ مطلقاً
جھوٹی گواہی ندے اور یہی حق ہے۔ دوسرے صرف ہمسایہ کے خلاف ایسی
گواہی ندے۔ تیسرے ہمسایہ کے خلاف جھوٹی گواہی ندے اور موافق اسکے
جھوٹی گواہی دے۔

حدیث شریف ہے من کذب علیّ متعمداً فلیتبوء مقعدہ من النار آئین کرامیہ اور
صوفیہ نے یہ شبہ پیدا کیا کہ حضرت نے علیّ برخلاف جھوٹ نہ کہنے کے معنو مین ارشاد
فرمایا ہے پس موافق مطلوب شرعی کے جھوٹی حدیث وضع کرنا ممنوع نہین ہے
اس لیے اکثر حدثین ترغیب و ترہیب اور فضل قرارت سور قرانی اور فضائل صحابہ
کی وضع کین اور اُنکو احادیث کے ساتھ خلط کردیا۔ جس سے اہل خلاف کی اکثر
کتابین حدیث کی مشکوک ہوگئین ہر حدیث کی نسبت یہ شبہ جاتا ہے کہ وضعی نہو
اور جب احتمال آیا استدلال باطل ہوگیا۔

ستم عبارت قضیہ شرطیہ متصلہ اس طرح کہ مقدم کو تالے کی وجود کی علمت سمجھین جبکہ درحقیقت وہ دلیل ہو
علت نہو۔

ستم عبارت قضیہ شرطیہ منفصلہ جبکہ حصر تام نہوا ہو اور سمجھین کہ حصر تام ہے۔

مغالطات استدلال

اغلاط تقابل مثل اسکے کہ جزئیہ کے صدق سے کلیہ کے صدق پر حجت لائین یا کلیہ کے کذب سے جزئیہ کے کذب پر یا یہ کہ تقابل تضاد کو تناقض گمان کرین۔ کیونکہ اس صورت مین جمع محال ہے لیکن خلو ممکن ہے

لوح منطقی

موجبہ کلیہ — متضادتین — سالبہ کلیہ

متداخلتین — تناقض — متداخلتین

موجبہ جزئیہ — داخلتان تحت التضاد — سالبہ جزئیہ
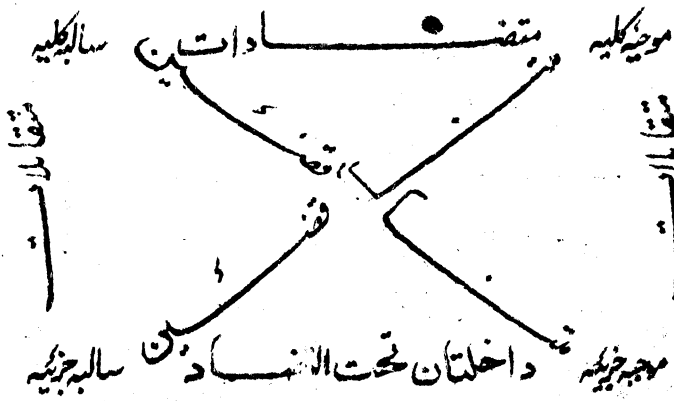
اس لوح سے حال تقابل اور تضاد اور تناقض داخل تحت تناقض کا معلوم ہوسکتا ہے اور احکام تقابل کے یہ ہین۔

(۱) اگر کلیہ صادق ہو جزئیہ ضرور صادق ہے۔

(۲) اگر جزئیہ کاذب ہو کلیہ بھی کاذب ہے۔

(۳) اگر متضادین ایک صادق ہو دوسرا کاذب ہے لیکن ممکن ہے کہ دونوں کاذب ہون

(۴) داخلتان تحت التضاد مین ایک کے کذب سے دوسری کا صدق لازم آتا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ دونون صادق ہون۔

(۵) متناقضین مین اگر ایک صادق ہے دوسرا کاذب ہے مانعۃ الجمع والخلو ہی

(۶) اگر ایک مشکوک ہے صدق و کذب مین دوسرا بھی مشکوک ہے

جدول صدق و کذب قضایا

جسمین

ہر قضیہ کے صدق و کذب سے دوسرے قضایا کے صدق و کذب کا حال لکھدیا ہے چاہیے کہ یہ جدول پیش نظر رکھین۔

اگر موجبۂ کلیہ صادقہ ہے	سالبۂ جزئیہ کاذبہ ہے
سالبۂ کلیہ بھی کاذبہ ہے	موجبۂ جزئیہ صادقہ ہے
موجبۂ کلیہ کاذبہ ہے	سالبۂ جزئیہ صادقہ ہے
سالبۂ کلیہ مشکوک ہے	موجبۂ جزئیہ مشکوک ہے
سالبۂ کلیہ صادقہ ہے	موجبۂ جزئیہ کاذبہ ہے
موجبۂ کلیہ کاذبہ ہے	سالبۂ جزئیہ صادقہ ہے
سالبۂ کلیہ کاذبہ ہے	موجبۂ جزئیہ صادقہ ہے
موجبۂ کلیہ مشکوک ہے	سالبۂ جزئیہ مشکوک ہے
موجبۂ جزئیہ صادقہ ہے	سالبۂ کلیہ کاذبہ ہے
سالبۂ جزئیہ مشکوک ہے	موجبۂ کلیہ مشکوک ہے
موجبۂ جزئیہ کاذبہ ہے	سالبۂ کلیہ صادقہ ہے
سالبۂ جزئیہ صادقہ ہے	موجبۂ کلیہ کاذبہ ہے
موجبۂ جزئیہ مشکوک ہے	سالبۂ کلیہ مشکوک ہے

	موجبۂ کلیہ صادقہ ہے		سالبۂ جزئیہ کاذبہ ہے
	سالبۂ کلیہ کاذبہ ہے		موجبۂ جزئیہ صادقہ ہے

غلط دعاوی متعددہ مثل اسکے کہ کہین تونے سرقہ ترک کردیا یا نہین پس اسمین دو دعوے ہین ایک یہ کہ مخاطب سارق ہے دوسرے ترک یا عدم ترک یا مثلاً کہین کہ زید قابض جائداد نے عمر کو بیدخل کیا اس قضیہ مین زید کا قابض جائداد ہونا دعوی ضمنی ہے ثبوت کا محتاج ہے دعوی اصلی عمر کو بیدخل کرنا ہے۔

عکس فاسد واضح ہو کہ عکس دو طرح سے ہوتا ہے ایک محدود اور دوسرا غیر محدود سالبۂ کلیہ اور موجبۂ جزئیہ کا عکس غیر محدود ہے کوئی حیوان حجر نہین ہے کوئی حجر حیوان نہین ہے یا بعض پھول خوشبودار ہین بعض خوشبودار (چیزین) پھول ہین اور موجبۂ کلیہ کا عکس محدود ہے اسلیے کہ محمول کا حال باعتبار محصور اور غیر محصور ہونیکے مجہول ہے بعض صور تومین موضوع اور محمول مین مساوات ہوتی ہے جیسے انسان اور ناطق اور بعض صور تومین مساوات نہین ہوتی بلکہ افراد محمول کے موضوع سے زیادہ ہوتی ہین مثلاً انسان اور حیوان پس یہ قضیہ کہ کل[۱] انسان حیوان ہین منعکس

[۱] حرف سور قضیہ کے موضوع کی کمیت کو ظاہر کردیتا ہے جیسے لفظ کل۔ بعض۔ محمول کی کمیت مجہول ہی رہتی ہے عکس کہتے ہیں محمول موضوع کی جگہ اور موضوع محمول کی جگہ آجاتا ہے پس صورتین جو کچھ کمیت محمول کی اصل قضیہ مین ہو وہی مستنبط قضیہ مین بھی ہونی چاہیئے پس یاد رکھنا چاہیے کہ قضایائے موجبہ کے محمول کی کمیت دائما بعض ہے اور قضایائے سالبہ مین محمول کی کمیت کل ہے کیونکہ جب ہم نے کہا کل انسان حیوان ہین پس انسان کے جملہ افراد پر حکم ہوا لیکن محمول کے کل افراد انسان کے کل افراد کے ساتھ منطبق نہین ہوسکتے پس معلوم ہوا کہ کل انسان حیوان حکم مین کل انسان بعض من الحیوان کے ہے اور اگر کہین بعض الحیوان اسود پس معلوم ہوا کہ بعض الاسود الانسان اور سوالب مین کل افراد محمول سے سلب ہوتا ہے اسلیے سوالب مین محمول بالعموم ماخوذ ہین کمیت محمول کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے ورنہ مغالطہ ضرور ہو جائے گا۔

ہونے پر بعض حیوان انسان ہین رہجاتا ہے۔

الف موجبۂ کلیہ کے عکس کی غلطی یا سالبۂ جزئیہ کی تعکیس۔ قاعدہ یہ ہے کہ اصل قضیہ مین اگر کوئی رکن عمومیت کے ساتھ نہ لیا گیا ہو چاہیے کہ مستنبط مین بھی عمومیت کے ساتھ نہو لیکن اکثر ناواقف دھوکے سے موجبۂ کلیہ کا عکس موجبۂ کلیہ کردیتے ہین مثلاً کل جسم متحیز ہین عکس اسکا کل متحیز جسم ہین یہ عکس از روے قاعدہ منطق درست نہین ہے ولو فی الحقیقت درست ہو ایسے عکس کو جسمین عمومیت محدود کردی جاے اصطلاحاً عکس بالعارض کہتے ہین۔
ارسطاطالیس نے یہ مثال دی ہے کہ مثلث وہ ہے جسکے تینون زاویونکا مجموع برابر دو قائمہ کے ہو اور مثلث شکل ہے پس کہین کہ شکل وہ ہے جسکے تینون زاویونکا مجموع برابر دو قائمہ کے ہو یہان عکس مین صغرے کے غلطی ہوئی اسلیے کہ ہر مثلث شکل ہے لیکن ہر شکل مثلث نہین ہے۔

ب تسویہ لاحق و ملحوق۔ یعنے جو امر کہ کسی موضوع مطلق پر حمل کیا گیا ہو وہی امر اُسی مطلق کو مقید کرکے حمل کیا جاوے۔

ج ربط۔ درمیان موضوع و محمول کے نسبت حکمیہ مین کوئی ابہام واقع ہو

ترکیب عدول و عکس کی غلطی معدولہ مین غلطی کا احتمال نہین ہوتا بلکہ عکس مین غلطی ہوجاتی ہے کیونکہ سالبۂ کلیہ کا معدولہ موجبہ کلیہ ہے اگر اسکے عکس مین عدم تعمیم محمول کا خیال نہین رہا عمل مین خطا ہوگی۔
موجبۂ جزئیہ کو معدولہ کرنے سے سالبۂ جزئیہ ہوجاتا ہے اور اسکا عکس ممکن نہین ہے اگر کیا خطا ہوگی۔
معدولۃ المحمول کے عکس سے جو قضیہ بنتا ہے اُسکو منکوس کہتے ہین۔

قاعدہ۔ جو رکن اصل مین بالعموم ماخوذ نہین ہے نتیجہ مین بھی نہین ہو سکتا جب اسکو بالعموم لین گے خطا ہوگی۔

قلب کی غلطی قضیۂ معدولۃ الموضوع جسکو قضیۂ معکوس کہتے ہین معدولۃ الموضوع سے نکالتے ہین اُسکو مقلوب کہتے ہین مثلاً قضیۂ اصلیہ کل انسان حیوان ہین مقلوب اسکا اگر یون کہین کہ کل لا انسان نہین ہین حیوان یا کوئی حجر نہین ہے حیوان قلب اسکا اگر یون کہین کہ کل لا حجر حیوان ہین تو دونون صورتون مین خطا ہوگی اسلیے کہ مقلوب موجبۂ کلیہ کا سالبۂ جزئیہ ہے اور مقلوب سالبۂ کلیہ کا موجبۂ جزئیہ ہے نہ کلیہ۔ اور یہی حال شرطیہ کا ہے مثل اسکے کہ اگر آ ب ہے تو وہ ج ہے پس نہ کہینگے کہ اگر ا ب نہین ہے تو ج نہین ہے اسلیے کہ اس مقلوب مین خطا ہے یہ کہ سکتے ہین کہ اگر زید حکیم ہے تو وہ شجاع ہر لیکن یہ نہ کہینگے کہ اگر زید حکیم نہین ہے تو شجاع بھی نہین ہے کیونکہ حکمت مستلزم شجاعت ہے لیکن عدم حکمت مستلزم عدم شجاعت نہین ہے اور صوری خطا قلب مین واقع ہوئی ہے۔

مغالطات قیاس

(۱) تجرد۔ اور وہ فقط لفظی غلطی سے پیدا ہوتا ہے جسکی تین صورتین ہین۔

(الف) عدم عموم حد اوسط۔ قاعدہ حد اوسط کا یہ ہے کہ اُسکا کم از کم ایک مرتبہ عموم کے ساتھ لیا جانا ضرور ہے اگر ایک مرتبہ بھی بالعموم ماخوذ نہین ہے قیاس مین خطا ہے۔

(ب) عدم عموم حد اکبر۔

(ج) عدم عموم حد اصغر۔

ان دونون کے لئے یہ قاعدہ ہے کہ جو رکن مقدمتین مین بالعموم ماخوذ نہو وہ نتیجہ مین بھی بالعموم نہین ہوسکتا۔

(۲) مادی اور وہ بسبب ابہام و اشتراک معنی کے حادث ہوتا ہے پس اگر کسی حد کو قیاس مین دو معنی پر استعمال کرین تو درحقیقت چار حدین ہوجاوینگی جسکو تربیع حدود سے تعبیر کرتے ہین۔

اصل قیاس کی تین ہی حدین ہین لیکن جب کسی حد کو دو معنی مین استعمال کرینگے تو ہر معنی بجاے خود ایک حد ہوجائیگا اگرچہ الفاظ ہی ہون۔

خلاصہ یہ کہ اگر مقدمتین بالعموم ماخوذ نہون اور نتیجہ مین عموم کے ساتھ ہون تو یہ خطائے صوری ہے اور معنی کا تغیر خطائے مادی ہے

تربیع حدود خواہ لفظاً ہو خواہ معناً تمام قیاسات فاسدہ کی اصل ہے۔

اور یہ غلطی ابہام و اشتراک و ترادف اور مجاز کی وجہ سے پردے مین چھپ جاتی ہے علاج یہ ہے کہ قیاس کو مختصر لفظون مین بصورت شکل منطقی کے بنائین اس طرح غلطی فوراً معلوم ہوجاتی ہے پھر جس شکل مین قیاس ہو اسکے شرائط انتاج کو ملاحظہ کرین کہ قیاس زیر بحث اسکے مطابق ہے یا نہین منطقی کے لیے ہر شکل بہ منزلہ بدیہی کے ہے بشرطیکہ شرائط انتاج سے کوئی شرط فوت نہو۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ حد اوسط کی تکرار سے بہت مغالطہ ہوا کرتا ہے۔ لہذا سب سے پہلے حد اوسط کو دریافت کرین اور دیکھین کہ اُسکی عمومیت واضح ہے یا نہین پھر معانی کی طرف غور کرین کیونکہ معنی کا تغیر بعد غور و تامل کے معلوم ہوتا ہے اگر شک ہو کہ حد اوسط دو معنوں مین ہے لفظ مترادف سے حد اوسط کو بدلدین پھر قیاس بنا کے دیکھین غلطی نکلجائیگی۔

مغالطات استقراء

استقراء تصفح جزئیات پر اور یہ مشاہدہ پر موقوف ہے کبھی کسی جزئی کا مشاہدہ چھوٹ جاتا ہے اور ہم سمجھتے ہین کہ تصفح ہو چکا ہے۔ کبھی مشاہدہ مین خطا ہوتی ہے پس یہ تین صورتین ہوئین۔

پہلی صورت عدم مشاہدہ!! فن استقراء مین معلوم ہو چکا ہے کہ مشاہدات مین جزئیات جو کہ مصدر آثار خاص سے ہین انکو انتخاب کرنا اور علیحدہ علیحدہ دیکھنا ضروری ہے وہ شرائط وقوع حوادث کے جنکو مطلوب سے ساتھ ربط ہی چھوٹ جاتی ہین اور ہم چند جزئیات کے ملاحظے کے بعد کلیہ پیدا کر لیتے ہین۔ بلکہ کبھی محض تفرس اور حدس پر اعتماد کر کے کلیہ بنا لیتے ہین۔

جسطرح ابتدائے عمل مین تصفح جزئیات مین جلدی ہوتی ہے اسیطرح عمل کی تمامی پر کلیون کے وضع کرنے مین خصوصیات کا خیال نہین رہتا۔

دوسری اہمال جزئیات بصورت عدم بعض شروط!! کلیون کے وضع کرنیکا شوق کبھی اسکا موجب ہوتا ہے کہ محض جزئیات وجودی کا امتیاز کرتے ہین اور صورتین عدم وقوع کی ملاحظہ نہین ہوتین مثلاً کسی دوا نے کسی مرض کو چند صورتون مین دور کر دیا یہ صورتین بخوبی ذہن مین ہین لیکن کتنی صورتون مین مرض کی تشخیص ہونے پر دوا دیگئی اور کوئی فائدہ نہین ظاہر ہوا اسکو بالکل درج نہین کیا۔

عدم وجدان دلیل عدم وجود نہین ہے!! کسی چیز کے موافق مثالین مل گئین لیکن صورت استثنائی کو تھوڑی سی تلاش کے بعد سمجھ لیا کہ موجود نہین ہے یہ مغالطہ بھی اکثر ہوجایا کرتا ہے۔ کوے کے ساتھ سیاہی ناقابل انفکاک ہو گئی ہے لیکن

اسکے خلاف مثالین بھی جزائر مین ملین : اسیطرح سیاہ رنگ کی قازین کمیاب تھین مگر اب بہت ہین۔

شروط سے غفلت : ہر مادہ کی تحلیل مین بعد امتحان کے ایک مجموعہ ایسا رہجاتا ہی جو کہ ابھی مجہول ہے ممکن ہے کہ اس مجموع مین ایسی مثالین ہون جنمین ذاتیات موجود ہون اور ہم نے سمجھ لیا ہو کہ نہین ہین یا اسکا عکس : تجربیات مین قوانین استقرا پر سخت پابندی کے ساتھ عمل کرنا ہوتا ہے ہر جزئی خواہ وہ بادی الرائے مین غیر ضروری معلوم ہو بغیر ملاحظہ کے نہ چھوڑین۔

علم نظام معاشرت اور اقتصاد مدنی مین شرطین چھوڑ دیجاتی ہین۔!!

کسی زمانہ مین یہ خیال تھا کہ مسرف عیش پسند اشخاص حرفت وصنعت کے بڑے حامی ہین کیونکہ وہ زر نقد کو اسباب ماکل ومشارب وملابس وسامان خانہ داری وفراہمی اسباب زینت مکان وغیرہ مین صرف کرتے ہین اور اسطرح اہل حرفہ کو فائدہ پہونچاتے ہین۔ حالانکہ فائدہ پہونچانا اُنکا عارضی ہے جو ایک ہی دفعہ مین منقطع ہو جاتا ہے اور بخلاف اسکے صاحبان راس المال جو کہ مفید کارخانونمین شراکتی حصہ لیتے ہین زیادہ مفید ہین کیونکہ اس سے سلسلہ کام کا دائما باقی رہتا ہی اور راس المال کی تقسیم اسطرح کرتے ہین کہ اسکا تجزیہ اسکی ذات کو فنا نہین کر دیتا بلکہ راس المال برقرار رہتا ہے۔

تمثیل فاسد ۔ تمثیل وہ ہے جسمین ایک جزئی سے دوسری جزئی پر حجت لاتے ہین فقہا کی اصطلاح مین تمثیل کو قیاس کہتے ہین اور قیاس کے فساد کو قیاس مع الفارق کہتے ہین۔

مفروضات تمثیل پر قایم کیے جاتے ہین اگر تمثیل مین فساد ہو مفروض بھی فاسد ہو جائیگا اور اسیکو بناء الفاسد علی الفاسد بھی کہتے ہین۔

اگر کسی تمثیل پر کوئی مفروض قائم کرین اور بہ تکرار تجربہ یہ مفروض غلط ثابت ہو تمثیل فاسد ہے اگر ایک جز مفروض کا درست آئے اور دوسرا نادرست مثلاً چوڑی مثلثی پتون والے درخت کے پھل شیرین اور گٹھلیان سخت اور گول ہوتی ہین اب فرض کرو کہ گٹھلیان گول ہین لیکن شیرینی نہین ہے پس معلوم ہوا کہ تمثیل کی تفصیل مین خطا ہے۔

تمثیل کے ملاحظہ مین اصل و فرع کے احوال پر نظر کرتے ہین اور وجوہ اشتراک اور امتیاز کو شناخت کرتے ہین پس جو تمثیل ایک حد تک ٹھیک ہے معلوم ہوا کہ وجوہ جامع کا تفحص ابھی کامل طور سے نہین ہوا ہے۔ عبارات شعریہ مین اکثر تمثیلین بیان ہوتی ہین انپر کوئی حکم عقلی یا کوئی مفروض نہین قائم کیا جاتا مثلاً عالم کو گھر سے تشبیہ دیا کرتے ہین اور مکان کی مرمت کیجاتی ہے پس عالم کی بھی مرمت تجویز کرنا تمثیل کو وسعت دینے سے تمثیل خراب ہو جاتی ہے وجہ جامع سے زیادہ نہ پھیلائین۔

سلطنت کی طرف سے جو نوآبادیان قائم ہوتی ہین انکو دارالسلطنت کی بیٹیان اور دارالسلطنت کو مان کہتے ہین یا فارس مین مادر گیتی وغیرہ یہ شعری اعتبار سے عمدہ ہین لیکن انمین کوئی عقلی حسن نہین ہے بلکہ علوم مین ایسی تمثیلات سے احتراز اولی ہے۔

مشاہدہ ناقصہ۔ بعض حکماء نے حاسون کی طولانی شکایتین کی ہین کہ حس مین اغلاط ہوتے ہین حالانکہ غلطی شعور مین ہوتی ہے نہ حس مین حس مثل آئینہ کے ہے جیسی صورت ہوگی ویسی ہی دکھائی دیگی۔

علم نفس مین ثابت ہوا ہے کہ احساس محض ارتسام ہے جو کہ آلہ حس مین ہوتا ہی اور نفس ان ارتسامات کو ملاحظہ کرکے اسپر بعض استدلالات قائم کرتا ہے۔

بس ارتسامات آلات حس کے خود مدلول نہین ہین بلکہ بطور امارات وعلامات کے ہین جنسے مطلوب کا علم ہوتا ہے جیسے ماہتاب اور آفتاب اور جملہ اجرام سماویہ افق کے قریب بڑے معلوم ہوتے ہین اور جسقدر بلند ہوتے جاتے ہین چھوٹے نظر آتے ہین اور نصف النہار پر پہونچ کے ایک حد اُنکے قرص کی ہوجاتی ہے کہ اُس سے چھوٹے نہین نظر آئینگے۔ اسی طرح اوج مین پہونچنے پر چھوٹے اور حضیض پر بڑے نظر آتے ہین حالانکہ حجم انکا ہرجگہ یکسان ہے یہ سب امور عقل اور حس کی آمیزش سے تحقیق ہوے ہین۔

پس چھوٹے یا بڑے معلوم ہونیکے اسباب خارجیہ موجود ہین حس کو اسمین دخل نہین ہے اگر ایک ہاتھ کو برف کے پانی مین ڈالین اور دوسرے کو آب گرم مین پھر ہاتھون کو نکال کے چند لمحہ توقف کرین اور پھر دونون ہاتھون کو آب شیر گرم مین داخل کرین ایک ہاتھ کو گرمی کا احساس ہوگا دوسرے کو سردی کا۔ پس معلوم ہوا کہ عادت اور مقابلہ کو حس مین دخل ہے اور یہ دونون امر حس نہین ہین ان امور کے ملاحظہ کے بعد ہمارا یہ قول ہے کہ حس کے اغلاط کو دریافت کرنیکی یا تو کوئی سبیل موجود ہے یا نہین اگر نہین ہے تو یہ کہنا لغو ہے کہ حس غلطی کرتے ہین اور اگر کوئی سبیل اس غلطی کے معلوم کرنے کی ہے اور یہی حق ہے تو حس کی غلطیون سے کیا نقصان ہوسکتا ہے جبکہ ان غلطیون کی تصحیح ہم اور طریقونسے کرسکتے ہین۔

فساد تعمیم۔ استقرا مین بوجہ نادرست ہونے عمومات کے غلطیان ہوتی ہین۔ انسان کی طبیعت اسکی مقتضی ہے کہ تھوڑی سی محنت سے بڑا فائدہ حاصل ہو جزئیات کو ملاحظہ کرنے کے بعد ایک کلیہ قائم کرنے کا شوق اکثر لوگونمین پایا جاتا ہے مثلاً کسی شہر کے چند شخصونمین کوئی صفت خاص پائی کہدیا کہ اس شہر کے سب

آدمی اس صفت کے ہین۔
اکثر قصبات کی زکاوت یا حماقت مشہور ہے یہ مثالین ایسے ہی استقراو کی ہین یہ استقراء ناقص ہے۔
اگر بہت سے جزئیات کے ملاحظہ کے بعد کلیہ قائم کیا جاے فائدہ ظن کا دیتا ہو اور استقرا تام بغیر ملاحظہ جمیع جزئیات کے نہین ہوسکتا۔
استقراء دو طرح کا ہوتا ہے ایک فقط تصفح جزئیات سے ... مین تمام اجزاء کا ملاحظہ مشروط ہے اور دوسری قسم استقراء کی جو کسی شئے کی طبیعت پر تجربہ کرکے قائم کیجاتی ہے وہ اس قسم مین داخل نہین ہے اصل بنا اسکی استصحاب پر ہے جب تک استصحاب اُسکے ساتھ ختم نہ کیا جائے استدلال پورا نہین ہوتا مثلاً پانی کے تحلیل کرنے سے معلوم ہوا کہ دو ہواؤن سے مرکب ہے اوکسیجن اور ہیڈروجن تمام دنیا کے پانی کی طبیعت ایک ہی ہے اسلیے کہ ہر پانی اوکسیجن اور ہیڈروجن سے مرکب ہے۔ یا مثلاً تجربہ کی بنا پر خواص اشیاء دریافت کیے گئے ہین جیسے بخار کے لیے کنین مفید ہے یہ استقراء مفید یقین ہے اسمین شرائط تجربہ کا ملاحظہ بڑا نازک کام ہے جسکو استقراء کے مبحث مین بیان کیا ہے دیکھو ہمارا رسالہ استقراء۔
جس قاعدۂ کلیہ کے ساتھ مستثنیات لگے ہوے ہین وہ قاعدہ نہین ہے اسکی وسعت محدود ہے صرف اسی حد تک وہ ٹھیک ہے جس حد تک بلا کسی شر کے قانون جزئیات پر منطبق ہوتا ہے۔
استقراء عددی مثلاً تعداد اموات اور موالید تعداد کتخدائی و شمار سرقات کسی خاص موسم مین یہ دفاتر علمی مقصد کے لیے بکار آمد ہوتے ہین لیکن صرف شمار پر کوئی استدلال نہین قائم ہوسکتا بعض لوگ محض شمار پر استدلال قائم کیا کرتے ہین لیکن

وہ بے بنیاد ہے صرف وہم کے لیے عمدہ ہے۔
بعض واقعات ایک ہی ساتھ یا پے درپے ہوا کرتے ہین لیکن محض معیت یا تعاقب علیت کو نہین ثابت کرتا یہ لزوم اگر دائمی بھی ہو تو جبتک کوئی ذاتی ارتباط نہو اتفاقی ہی سمجھا جائیگا اور جب ذاتی تعلق موجود ہو اور بعض موانع سے لزوم نہو تو بھی علیتہ کا مظنہ درست ہوگا۔
قانون نظرت۔ اس اصطلاح مین بھی بڑے دہوکے ہین ہر کلیہ کو جو چند جزئیات پر منطبق ہوتا ہو قانون فطرت کہدیتے ہین۔
جبتک طرق استقراء سے طرداً و عکساً ثبوت لزوم کا نہو انتساب علیت کا ٹھیک نہین ہے صحت عمل کا خیال بھی نہایت ضروری ہے ارتفاع موانع کو اچھی طرح تحقیق کرلینا چاہیے یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ عمل کے وقت اور امور تو دخل نہین ہوگئے بعض صورتومین علت چند امور سے مرکب ہوتی ہے اور نام ایک ہی چیز کا لیا جاتا ہے مثلاً پانی کے جوش کرنےمین فقط حرارت علت نہین ہے بلکہ ہوا کا بوجھ بھی ہے یا کواکب کا موضع مرئی اور حقیقی اگلے وقتومین صرف اختلاف منظر اور کثافت ہوا کو خیال کیا تہا لیکن اب معلوم ہوا کہ انحناء شعاع کو بھی اسمین دخل ہے اور اب اُسکی جدولین بنگئی ہین۔
جب دو حادثہ ایک ہی ساتھ واقع ہوتے ہین یہ نہین معلوم ہوتا کہ کون کسکی علت ہے بلکہ ہوسکتا ہے کہ دونون معلول کسی اور علت کے ہون اور اُسکا علم نہو مثلاً بارش کے ساتھ کہربائیہ کا خروج نہین معلوم کہ کہربائیہ بارش کی علت ہے یا بالعکس یا دونون معلول کسی اور علت کے ہین۔
کبھی یہ ہوتا ہے کہ جو چیز علت ہے وہ پھر معلول ہوجاتی ہے۔
(نہ وہی بعینہ بلکہ ویسی ہی دوسری چیز) مثلاً محنت کی عادت اشیاء تجارتی کا

پیدا ہوتا اور پھر اُس سے محنت کی عادت ہوجاتا۔

مغالطات متعلق نظم و تالیف

قضایائے نظریہ کو بجائے اولیات کے لانا یعنی وضع اُصول مین فساد ہر علم کے بلکہ ہر بحث کے مبادی او اُصول ہوتے ہین

ان مبادی اور اُصول پر بنیاد استدلال کی قائم کرتے ہین۔

چاہیے کہ بنیاد استدلال کی ایسے مقدمون پر ہو جو کہ بدیہی و اولی ہون یا دوسرے علم مین ثابت ہوچکے ہون اور اس علم کا مرتبہ اُسکے بعد ہو۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ دعوے بدیہی کا بدیہی نہین ہے جو شخص کسی مسئلے کے بدیہی ہونے کا دعوے کرتا ہے اُسکو چاہیے کہ اُسکا بدیہی ہونا ثابت کردے اور اگر کسی مقدمہ کے بدیہی اور غیر بدیہی ہونے پر نزاع ہے تو بغیر ثبوت بداہت کے اُسکا وضع کرنا لغو ہے۔

بدیہی دو طرح کا ہوتا ہے ایک اوضح اور اجلی دوسرے کسیقدر چھپا ہوا جسپر تنبیہ واجب ہے تاکہ بداہت دوسرون پر واضح ہوجاے۔

لزوم دو چیز کا ذہن مین مستلزم لزوم خارجی کا نہین ہے پس لزوم فی الخارج ثابت ہونا چاہیے۔

اکثر چیزون کو لزوم ذہنی کی وجہ سے علت و معلول کہتے ہین حالانکہ درحقیقت علت جسکو کہا ہے وہ دال ہے اور معلول مدلول ہے۔

مصادرہ علی المطلوب۔ اس مغالطہ مین دعوی عین دلیل ہوتا ہے خواہ بالواسطہ خواہ بلا واسطہ جب واسطے زیادہ ہوتے ہین مصادرہ خفی ہوجاتا ہے ارسطاطالیس نے اسکی پانچ صورتین بیان کی ہین۔

(۱) مقدمہ جو کہ بعین دعوی ہے عین مقدمہ دلیل ہو۔

(۲) یا اعم ہو دعوی سے اور دعوی اسکا جزئیات سے ہو۔

(۳) یا اخص ہو دعوی سے۔

(۴) یا یہ کہ جزءاً جزءاً دعوی عین دلیل ہو جاے۔

(۵) یا دلیل متضمن دعوی ہو۔

صورت اولی مین استعمال الفاظ مترادف سے دہوکا ہو سکتا ہے اور یہ طرح بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ بلا واسطہ کی مثال حجم اجسام کا برودت سے گھٹ جاتا ہے کیونکہ اجزاء جسم کے قریب قریب ہو جاتے ہین حالانکہ حجم کا گھٹ جانا اور اجزاء کا قریب قریب ہو جانا ایک ہی بات ہے کیونکہ تکاثف سے یہی مقصود ہے دعوے اس صورت مین بے دلیل کے ہے۔

توافر الفاظ جس زبان مین زیادہ ہے اُسمین یہ مغالطہ بہت ہوتا ہے مثلاً سنگ آہن ربا لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے کیونکہ اسمین قوت جاذبہ ہے۔

تجاہل مطلوب۔ ثابت کرنا کسی مقدمہ کا جو کہ عین مطلوب نہ ہو۔ مثلاً تعلیم السنہ قدیمہ بیکار ہے کیونکہ ملازمت کے صیغہ مین کہین اسکی پرسش نہین ہے۔ کس نے دعوے کیا تھا کہ السنہ قدیمہ معاش کے لیے بکار آمد ہین یہ مغالطہ اکثر صورتون مین وارد ہوتا ہے۔

اگر کوئی امر مشبہ بہ مین ثابت ہے تو وہ مشبہ مین ثابت نہین ہے بعضے اسکو ثبوت اعتبار کرتے ہین حالانکہ صرف مشبہ بہ مین ثابت ہے۔

مطلوب کو ثابت کرنے کے بجائے یہ ثابت کرتے ہین کہ اگر ایسا نہو تو گویا ہم نادان ہین اور اسکے ساتھ مخاطب کو یہ کہنا یا دھمکی دینا یا ایسا ماننے والونکی تحقیر کرنا یا کسی بڑے آدمی کے خفا ہو جانے کا خوف یا "خطائے بزرگان گرفتن خطاست" یا اگلے وقتونکے